احمدی احباب کی تعلیم و تربیت کے لئے

خطبہ نمبر 4

منگل 28 جنوری 2014ء

روزنامہ

1913ء سے جاری شدہ

FR-10

الفضل

The ALFAZL Daily

ٹیلی فون نمبر 047-6213029

web: http://www.alfazl.org
email: editor@alfazl.org

ایڈیٹر : عبدالسمیع خان

منگل 28 جنوری 2014ء 26 ربیع الاول 1435 ہجری 28 صلح 1393 ہش جلد 64-99 نمبر 23

وہی جنت وہی دارالاماں ہے

مجھے اُس یار سے پیوندِ جاں ہے
وہی جنت، وہی دارالاماں ہے

بیاں اس کا کروں طاقت کہاں ہے
محبت کا تو اک دریا رواں ہے

یہ کیا احساں ترے ہیں میرے ہادی
فَسُبْحَانَ الَّذِی اَخْزَی الْاَعَادِی

(درثمین)

انسان کی عملی اصلاح کے تین ذرائع قوت ارادی، قوت علمی اور قوت عملی پر سلسلہ خطبات جاری ہے

مربیان، امراء اور عہدیداران نیک نمونہ بنیں اور مسیح موعود کی پاک تعلیم جماعت کو پہنچائیں

جماعت کے ہر فرد کو حضرت مسیح موعود کی بعثت کے مقصد سے جوڑنے کیلئے علماء، مربیان اور عہدیداران کو قیمتی نصائح

سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کے خطبہ جمعہ فرمودہ 24 جنوری 2014ء بمقام بیت الفتوح مورڈن لندن کا خلاصہ

خطبہ جمعہ کا یہ خلاصہ ادارہ الفضل اپنی ذمہ داری پر شائع کر رہا ہے

سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے مورخہ 24 جنوری 2014ء کو بیت الفتوح مورڈن لندن میں خطبہ جمعہ ارشاد فرمایا جو کہ مختلف زبانوں میں تراجم کے ساتھ ایم ٹی اے پر براہ راست نشر کیا گیا۔ حضور انور نے گزشتہ خطبات کے تسلسل میں انسان کی عملی اصلاح کے لئے بیان کردہ تین باتوں قوت ارادی کو مضبوط کرنا، قوت علمی کو بڑھانا اور عملی کمزوری کو دور کرنا، کی وضاحت میں مزید بعض پہلو بیان فرمائے تا کہ وہ طریق اور راستے تلاش کئے جائیں جن سے ہم جماعت کے ایک بڑے حصے میں بہتری پیدا کر سکتے ہیں۔ فرمایا کہ ہمارے علماء، مربیان، امراء اور عہدیداران جن کو نصائح کرنے کا موقع ملتا ہے خاص طور پر ان باتوں کو سامنے رکھیں تا کہ جماعت کے افراد کی عملی اصلاح میں بھرپور طور پر اپنا کردار ادا کر سکیں، پس جب تک افراد جماعت کی عملی اصلاح کے لئے ہمارے علماء، مربیان، تمام امراء اور عہدیداران اس بات کی طرف ایسی توجہ نہیں کرتے جیسی کرنی چاہئے اور جماعت کے ہر فرد کو حضرت مسیح موعود کی بعثت کے مقصد کے ساتھ جوڑنے کی کوشش نہیں کرتے جو کوشش کرنے کا حق ہے، اس وقت تک جماعت کا وہ طبقہ جو قوت ارادی کی کمزوری کی وجہ سے عملی اصلاح نہیں کر سکتا جماعت میں کثرت سے موجود رہے گا۔

حضور انور نے فرمایا کہ یہ جائزہ لینے کی ضرورت ہے کہ ہم میں سے کتنوں کو خدا تعالیٰ کی عبادت کا شوق ہے، کتنے ہیں جن سے اللہ تعالیٰ پیار کا سلوک کرتے ہوئے دعاؤں کی قبولیت کے نشان دکھاتا ہے، ان سے بولتا ہے۔ حضرت مسیح موعود کو مان کر یہ معیار حاصل کرنے کی کوشش کرنا ہر احمدی کا فرض ہے۔ فرمایا کہ انسان میں یہ کمزوری ہے کہ وہ کسی دوسرے کے پاس اپنے سے بہتر اور اعلیٰ چیز دیکھ کر وہی یا اس جیسی ہی چیز حاصل کرنے کی خواہش اور کوشش کرتا ہے لیکن یہ خواہش اور کوشش اس چیز کے لئے نہیں ہوتی کہ الہامات کا تذکرہ سن کر یہ خواہش پیدا ہو کہ ہمارے سے بھی خدا تعالیٰ کبھی کلام کرے، ہمارے لئے بھی خدا تعالیٰ نشانات دکھائے اور اپنی محبت سے ہمیں نوازے۔ فرمایا کہ اس سوچ کے نہ ہونے کی بڑی وجہ یہی ہے کہ ہمارے علماء اور عہدیداران افراد جماعت کے سامنے اللہ تعالیٰ کی محبت کے حصول کی کوشش کے لئے بار بار اس طرح ذکر نہیں کرتے جس طرح ہونا چاہئے یا ان کے اپنے نمونے ایسے نہیں ہوتے جن کو دیکھ کر ان کی طرف توجہ پیدا ہو۔ پس یہ بات عام طور پر بتانے کی ضرورت ہے کہ اس زمانے میں آنحضرت ﷺ کے غلام حضرت مسیح موعود سے جڑ کر اللہ تعالیٰ سے قرب کا تعلق پیدا کیا جا سکتا ہے۔ نشانات صرف حضرت مسیح موعود کی ذات یا زمانے تک محدود اور مخصوص نہیں تھے بلکہ اب بھی خدا تعالیٰ اپنی تمام تر قدرتوں کے ساتھ جلوہ دکھاتا ہے۔ پس اس کے لئے ہمارے مربیان، امراء اور عہدیداران کو اپنے اپنے دائرے میں اصلاح کی کوشش کرنی چاہئے۔

حضور انور نے فرمایا کہ جس قدر قومیں ہیں، کسی قوم نے ایسا خدا نہیں مانا جو جواب دیتا اور دعاؤں کو سنتا ہو۔ بولنے والا خدا صرف ایک ہی ہے جو دین حق کا خدا ہے جو قرآن نے پیش کیا ہے۔ اگر انسان سچی نیت اور صفائی قلب کے ساتھ اللہ تعالیٰ پر ایمان لاتا ہے تو وہ مجاہدہ کرے اور دعاؤں میں لگا رہے آخر اس کی دعاؤں کا جواب اسے ضرور دیا جائے گا۔ پس یہ باتیں بار بار جماعت کے سامنے بیان کی جائیں تو یقیناً جماعت کے بھاری حصے کی قوت ارادی ایسی مضبوط ہو سکتی ہے کہ وہ ہزاروں گناہوں پر غالب آ جائے اور ان سے ہمیشہ کے لئے محفوظ ہو جائے۔ حضرت مسیح موعود کی بعثت کا مقصد یہی تھا کہ انسانیت کو گناہوں سے بچایا جائے اور اللہ تعالیٰ سے ایسا تعلق پیدا ہو جائے کہ خدا تعالیٰ کی رضا ہر چیز پر مقدم ہو جائے۔ حضور انور نے احمدیت قبول کرنے کے بعد عبادت میں شوق پیدا کرنے والے اور ایمان میں مضبوطی پیدا کرنے والے نو احمدیوں کے واقعات پیش فرمائے۔

حضور انور نے عملی اصلاح کے دوسرے ذریعہ علمی قوت بڑھانے سے متعلق فرمایا کہ کسی گناہ کو چھوٹا اور کسی کو بڑا گناہ قرار دینا غلطی ہے۔ تمام اسائیلم سیکرز کو سچائی سے اپنے کیس پیش کرنے کی تلقین کرتے ہوئے فرمایا کہ جھوٹ کا سہارا لینے سے اپنا کیس بھی خراب کر رہے ہوتے ہیں اور جماعت کی ساکھ پر بھی بُرا اثر ڈالتے ہیں۔ پس مربیان اور عہدیداران کو بار بار جھوٹ سے بچنے کی تلقین کرنی ہوگی اور یہ بتانا ہوگا کہ گناہ چھوٹا یا بڑا نہیں ہوتا بلکہ گناہ گناہ ہی ہے ہم نے بہرحال اس سے بچنا ہے۔ فرمایا کہ تلقین کرنے والوں کو بھی یہ بات یاد رکھنی چاہئے کہ ان کی اپنی حالت بھی قوت ارادی کے اعلیٰ معیاروں کی تلاش میں ہو اور عملی طور پر ان کے عمل اور علم میں مطابقت پائی جاتی ہو۔ اللہ تعالیٰ ہم سب کو احسن رنگ میں اپنے فرائض ادا کرنے کی توفیق عطا فرمائے۔ حضور انور نے آخر پر مکرمہ نواب بی بی صاحبہ اونچا مانگٹ حافظ آباد اور مکرم شیخ عبدالرشید شرما صاحب شکار پور سندھ کی وفات پر مرحومین کا ذکر خیر فرمایا اور نماز جمعہ کی ادائیگی کے بعد ان کی نماز جنازہ غائب پڑھانے کا اعلان فرمایا۔

نیشنل مجلس عاملہ انصاراللہ

برطانیہ 2014ء

حضرت خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے ازراہ شفقت نیشنل عاملہ مجلس انصاراللہ برطانیہ 2014ء کی مندرجہ ذیل احباب کی منظوری عطا فرمائی ہے۔ اللہ تعالیٰ ان سب احباب کو احسن رنگ میں خدمت کی توفیق دے۔

نائب صدر اول: ڈاکٹر چوہدری اعجاز الرحمٰن صاحب
نائب صدر (صف دوم): بوکری ٹومی کالون صاحب
نائب صدر: منصور احمد کاہلوں صاحب
نائب صدر: چوہدری رفیق احمد جاوید صاحب
نائب صدر: ظہیر احمد جتوئی صاحب
معاون صدر: عامر انیس صاحب
معاون صدر: عامر خالد محمود صاحب
معاون صدر: شیخ رفیق احمد طاہر صاحب
قائد عمومی: عادل ظفر صاحب
ایڈیشنل قائد عمومی: مظفر احمد چٹھہ صاحب
قائد تجنید: رفیق اختر روزی صاحب
قائد دعوت الی اللہ: شکیل احمد بٹ صاحب
ایڈیشنل قائد دعوت الی اللہ: محمد محمود خان صاحب
قائد مال: چوہدری عبدالمنان اظہر صاحب
ایڈیشنل قائد مال: نصیر احمد ظفر صاحب
قائد تعلیم القرآن: محمد اسحٰق ناصر صاحب
قائد تعلیم: عصمت اللہ چوہدری صاحب
قائد تربیت: مبارک احمد چیمہ صاحب
ایڈیشنل قائد تربیت: دبیر احمد بھٹی صاحب
قائد اشاعت: محمود علی مرزا صاحب
قائد ایثار: فیاض احمد ملہی صاحب
ایڈیشنل قائد ایثار: مظفر حسین صاحب
قائد تحریک جدید: نعمان محمود احمد صاحب
قائد وقف جدید: اظہر محمود صاحب

باقی صفحہ 8 پر

خطبہ جمعہ

اعمال کی اصلاح کے بارے میں جو چیزیں روک بنتی ہیں یا اثر انداز ہوتی ہیں اُن میں سے سب سے پہلی چیز لوگوں کا یہ احساس ہے کہ کوئی گناہ بڑا ہے اور کوئی گناہ چھوٹا

ہر نیکی اور گناہ کا معیار ہر شخص کی حالت کے مطابق ہے اور مختلف حالتوں میں مختلف لوگوں کے عمل اُس کے لئے نیکی اور بدی کی تعریف بتلا دیتے ہیں۔ پس جب تک یہ خیال رہے کہ فلاں بدی بڑی ہے اور فلاں چھوٹی ہے اور فلاں نیکی بڑی ہے اور فلاں نیکی چھوٹی ہے، اُس وقت تک انسان نہ بدیوں سے بچ سکتا ہے نہ نیکیوں کی توفیق پاسکتا ہے۔ ہمیشہ ہمارے سامنے یہ بات رہنی چاہئے کہ بڑی بدیاں وہی ہیں جن کے چھوڑنے پر انسان قادر نہ ہو۔ اور بڑی نیکیاں وہی ہیں جن کو کرنا انسان کو مشکل لگتا ہو

اگر ہم نے اپنی اصلاح کرنی ہے تو ہمیشہ یہ بات سامنے رکھنے کی ضرورت ہے کہ ہر نیکی کو اختیار کرنے اور ہر بدی سے بچنے کی کوشش کرنی ہوگی۔ ہماری خودساختہ تعریفیں ہمیں نیکیوں پر قدم مارنے والا اور بدیوں سے روکنے والا نہیں بنائیں گی

کسی ایک بدی یا بدیوں کا خاتمہ تبھی ہوسکتا ہے جب سب مل کر بھرپور کوشش کریں۔ جماعت کا ہر فرد جو ہے وہ اس کے لئے کوشش کرے

پس برائیوں کو روکنے اور نیکیوں کو قائم کرنے کے لئے معاشرے کے ہر فرد کے احساس کو اجاگر کرنے کی ضرورت ہے کہ معمولی نیکی بھی بڑی نیکی ہے اور معمولی بدی بھی بڑا گناہ ہے۔ جب تک ہم میں سے ہر ایک میں یہ احساس پیدا نہیں ہوگا اور اُس کے لئے کوشش نہیں ہوگی معاشرے میں بدیاں قائم رہیں گی اور عملی اصلاح میں روک بنتی رہیں گی

بچوں کی تربیت کی عمر انتہائی بچپن سے ہی ہے۔ یہ خیال نہ آئے کہ بچہ بڑا ہوگا تو پھر تربیت شروع ہوگی

برے عمل کا پھیلنا بہت آسان ہے اور یہ معاشرے میں اپنوں کے بدعمل کی وجہ سے بھی پھیلتا ہے اور غیروں کے بدعمل کی وجہ سے بھی پھیلتا ہے یعنی نیکیوں اور بدیوں کے پھیلنے میں معاشرے کا بہت زیادہ اثر ہے۔ اس لئے ہمیشہ اس بات کو ہمیں اپنے سامنے رکھنا چاہئے

حضرت مصلح موعود کے ایک خطبہ کے حوالہ سے عملی اصلاح کی راہ میں حائل اسباب کی نشاندہی کرتے ہوئے ان سے خبردار رہنے اور ان وجوہات کو دُور کرنے کے سلسلہ میں اہم نصائح

مکرم خالد البراقی صاحب آف سیریا کی شہادت۔ شہید مرحوم کا ذکر خیر اور نماز جنازہ غائب

خطبہ جمعہ سیدنا حضرت مرزا مسرور احمد خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز فرمودہ 13 دسمبر 2013ء بمطابق 13 فتح 1392 ہجری شمسی بمقام بیت الفتوح۔ لندن

خطبہ جمعہ کا یہ متن ادارہ الفضل اپنی ذمہ داری پر شائع کر رہا ہے

عملی اصلاح کے مضمون کے بارے میں مَیں گزشتہ دو جمعوں سے بیان کر رہا ہوں۔ گزشتہ جمعہ کو اس بارے میں حضرت مسیح موعود نے ہمیں جو تعلیم دی ہے، اُس کے چند پہلوؤں کا ذکر مَیں نے سوالوں کی صورت میں کیا تھا۔ یا یہ بتا رہا تھا کہ کس طرح حضرت مسیح موعود نے اپنی تعلیم میں ہمیں وہ باتیں بتائی ہیں اور سوال یہ تھے کہ کیا ہم یہ کرتے ہیں یا نہیں کرتے؟ ہماری عملی اصلاح انہی چند باتوں پر ختم نہیں ہو جاتی۔ (دین حق) کی تعلیم کے تو بے شمار پہلو ہیں۔ بے شمار احکامات ہیں جو قرآنِ کریم نے ہمیں دیئے ہیں۔ اس لئے حضرت مسیح موعود نے اپنی تعلیم میں ہماری اصلاح کے لئے بڑا واضح فرمایا ہے کہ:

"مَیں تمہیں سچ سچ کہتا ہوں کہ جو شخص قرآن کے سات سو حکموں میں سے ایک چھوٹے سے حکم کو بھی ٹالتا ہے، وہ نجات کا دروازہ اپنے ہاتھ سے اپنے اوپر بند کرتا ہے"۔

(کشتی نوح روحانی خزائن جلد 19 صفحہ 26)

پس ہمارے لئے یہ بڑا خوف کا مقام ہے اور ہمیں اپنا ہر عمل اور ہر قدم بہت سوچ سمجھ کر کرنے اور اُٹھانے کی ضرورت ہے۔ جیسا کہ مَیں گزشتہ خطبوں میں بھی کہہ چکا ہوں حضرت مسیح موعود کی بعثت کا مقصد قرآنِ کریم کی حکومت کو ہم پر لاگو کروانا تھا، اُسے قائم کرنا تھا اور آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے اُسوۂ حسنہ اور آپ کی سنت پر ہمیں چلانا تھا اور اس مقصد کے حصول کے لئے آپ نے ہمیں بار بار توجہ دلائی ہے۔ اگر ہم ایمانداری سے اپنے جائزے لیں تو جیسا کہ میں پہلے بھی کہہ چکا ہوں کہ یہ باتیں سن کر جو حضرت مسیح موعود نے بیان فرمائی ہیں، کچھ دن کے لئے تو ہماری عملی اصلاح ہوتی ہے اور پھر واپس اپنی اُسی ڈگر پر ہم میں سے اکثر چلنا شروع کر دیتے ہیں جس پر پہلے تھے۔ پس ہم اس گڈے کی طرح ہیں جس کی مثال میں گزشتہ خطبوں میں بھی دے چکا ہوں۔ جس پر جب تک ڈھکنے کا دباؤ پڑا رہے، بند رہتا ہے اور ڈھکنا کھلتے ہی سپرنگ اُسے اچھال کر باہر پھینک دیتا ہے۔ اسی طرح جب تک ایک موضوع پر مسلسل نصیحت کی جاتی رہے اکثر لوگوں پر اثر رہتا ہے اور جب ان نصیحتوں اور توجہ کا دباؤ ختم ہوتا ہے تو پھر نفس کا سپرنگ یا برائیوں کا سپرنگ کسی نہ کسی برائی کو اچھال کر پھر ظاہر کر دیتا ہے۔ کئی مخلصین نے گزشتہ خطبوں کے بعد مجھے لکھا کہ ہم کوشش بھی

پبلشر و پرنٹر : طاہر مہدی امتیاز احمد وڑائچ | مطبع: ضیاء الاسلام پریس | مقام اشاعت : دارالنصر غربی چناب نگر ربوہ | قیمت 5 روپے

کرر ہے ہیں اور دعا بھی، اور آپ بھی دعا کریں کہ ان خطبات کے زیر اثر بہت سی برائیوں کا گڈا جو ڈبے میں بند ہوا ہے یہ بند ہی رہے اور کچھ عرصے بعد باہر نہ نکل آئے۔ بہر حال ہمیں یہ سوچنے کی ضرورت ہے کہ کیا وجہ ہے کہ یہ جیک (Jack) یا گڈّ ا بار بار باکس سے باہر نکلنے کی کوشش کرتا ہے۔ کسی بھی چیز کی اصلاح تبھی ہو سکتی ہے اور اصلاح کی کوشش کے مختلف ذرائع تبھی اپنائے جا سکتے ہیں جب اس کمی کی وجوہات معلوم ہوں، اسباب معلوم ہوں تا کہ اُن وجوہات کو ختم کرنے کی کوشش کی جائے۔ اگر وجہ قائم رہے تو عارضی اصلاح کے بعد پھر برائی عَود کرے گی، واپس آئے گی۔ اس پہلو سے جب میں نے غور کیا اور مزید پڑھا تو حضرت مصلح موعود کا ایک تجزیہ مجھے ملا۔ حضرت مصلح موعود کے طریق تحریر اور تقریر کی یہ خوبی ہے کہ ممکنہ سوال اُٹھا کر اُن کا حل بھی مثالوں سے بتاتے ہیں۔ قرآن، حدیث اور حضرت مسیح موعود کے کلام کی روشنی میں جس طرح آپ مسئلے کا حل بتاتے ہیں، اس طرح اور کہیں دیکھنے میں نہیں آتا۔ بہر حال اس وجہ سے میں نے سوچا کہ حضرت مصلح موعود کے خطبات سے ہی استفادہ کرتے ہوئے اُس کی روشنی میں ان وجوہات کو بھی آپ کے سامنے بیان کروں۔

اعمال کی اصلاح کے بارے میں جو چیزیں روک بنتی ہیں یا اثر انداز ہوتی ہیں، اُن میں سے سب سے پہلی چیز لوگوں کا یہ احساس ہے کہ کوئی گناہ بڑا ہے اور کوئی گناہ چھوٹا۔ یعنی لوگوں نے خود ہی یا بعض علماء کی باتوں میں آ کر اُن کے زیرِ اثر یہ فیصلہ کر لیا ہے کہ بعض گناہ چھوٹے ہیں اور بعض گناہ بڑے ہیں اور یہی بات ہے جو عملی اصلاح میں روک بنتی ہے۔ اس سے انسان میں گناہ کرنے کی دلیری پیدا ہوتی ہے، جرأت پیدا ہوتی ہے۔ برائیوں اور گناہوں کی اہمیت نہیں رہتی۔ یہ سمجھ لیتے ہیں کہ چھوٹا گناہ کرنے میں کوئی حرج نہیں ہے یا اس کی سزا اتنی نہیں ہے۔

(ماخوذ از خطبات محمود جلد 17 صفحہ 339 خطبہ جمعہ فرمودہ 29 مئی 1936ء)

حضرت مسیح موعود فرماتے ہیں کہ:

’’اگر کوئی بیمار ہو جاوے خواہ اُس کی بیماری چھوٹی ہو یا بڑی، اگر اُس بیماری کے لئے دوا نہ کی جاوے اور علاج کے لئے دُکھ نہ اُٹھایا جاوے، بیمار اچھا نہیں ہو سکتا۔ ایک سیاہ داغ منہ پر نکل کر ایک بڑا فکر پیدا کر دیتا ہے کہ کہیں یہ داغ بڑھتا بڑھتا کُل منہ کو کالا نہ کر دے۔ اسی طرح معصیت کا بھی ایک سیاہ داغ دل پر ہوتا ہے۔ صغائر‘‘ یعنی چھوٹے گناہ ’’سہل انگاری سے کبائر‘‘ یعنی بڑے گناہ ’’ہو جاتے ہیں۔ صغائر وہی داغ چھوٹا ہے جو بڑھ کر آخر کار کُل منہ کو سیاہ کر دیتا ہے‘‘۔

(ملفوظات جلد اول صفحہ 7۔ ایڈیشن 2003ء مطبوعہ ربوہ)

پس یہ بات ہمیشہ یاد رکھنی چاہئے کہ کسی گناہ کو بھی انسان چھوٹا نہ سمجھے۔ کیونکہ جب یہ سوچ پیدا ہو جائے کہ یہ معمولی گناہ ہے تو پھر بیماری کا بیج ضائع نہیں ہوتا اور حالات کے مطابق یہ چھوٹے گناہ بھی بڑے گناہ بن جاتے ہیں۔ پس اس لحاظ سے ہم سب کو اپنے جائزے لینے کی ضرورت ہے۔ اللہ تعالیٰ نے تو ہر چھوٹے گناہ کی بھی اور بڑے گناہ کی بھی باز پرس اور سزا رکھی ہے۔ پھر جب ہم آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی طرف دیکھتے ہیں کہ آپ نے چھوٹے بڑے گناہ اور نیکی کی کس طرح تعریف اور وضاحت فرمائی ہے تو مختلف موقعوں اور مختلف لوگوں کے لئے آپ کے مختلف ارشادات ملتے ہیں۔ کہیں آپ نے یہ پوچھنے پر کہ بڑی نیکی کیا ہے؟ فرمایا کہ ماں باپ کی خدمت کرنا بہت بڑی نیکی ہے۔ کسی شخص کو آپ بڑی نیکی کے بارے میں پوچھنے پر فرماتے ہیں کہ تہجد کی ادائیگی بہت بڑی نیکی ہے۔ کسی کے یہ پوچھنے پر کہ بڑی نیکی کیا ہے؟ آپ فرماتے ہیں کہ تمہارے لئے بڑی نیکی یہ ہے کہ جہاد میں شامل ہو جاؤ۔ پس اس سے ثابت ہوا کہ بڑی نیکی مختلف حالات اور مختلف لوگوں کے لئے مختلف ہے۔

(ماخوذ از خطبات محمود جلد 17 صفحہ 340-339 خطبہ جمعہ فرمودہ 29 مئی 1936ء)

جہاد کی نیکی کے بارے میں یہ بھی بتا دوں، ہم پر الزام لگایا جاتا ہے کہ جہاد نہیں کرتے۔ اُس زمانے میں جب (دین حق) پر ہر طرف سے تلوار سے حملے کئے جا رہے تھے تو تلوار کا جہاد ہی بہت بڑی نیکی تھا اور اُس میں بغیر کسی جائز عذر کے شامل نہ ہونے والوں کو اللہ تعالیٰ نے سزا کا مستوجب قرار دیا ہے۔ لیکن مسیح موعود کے زمانے میں آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہے کہ مسیح موعود ’’یَضَعُ الْحَرب‘‘ کرے گا۔ جنگوں کا خاتمہ کرے گا۔ (صحیح البخاری کتاب احادیث الانبیاء باب نزول عیسیٰ بن مریم صفحہ 490 شائع کردہ قدیمی کتب خانہ مقابل آرام باغ کراچی)

کیونکہ دین (حق) پر حملے کے طریق بدل جائیں گے۔ (دین) پر بحیثیت دین تلوار سے حملہ نہیں کیا جائے گا اور لٹریچر، پریس، میڈیا یا جو اَور اس قسم کے مختلف ذرائع ہیں، ان کے ذریعہ سے (دین) پر حملہ ہو گا۔ اس لئے مسیح موعود اور اُس کی جماعت بھی یہی ہتھیار استعمال کرے گی جس سے اُن پر حملہ کیا جا رہا ہے۔ اور اسی بات کو سامنے رکھتے ہوئے حضرت مسیح موعود نے اپنے ایک شعر میں فرمایا ہے کہ:

’دیں کے لئے حرام ہے اب جنگ اور قتال‘

(ضمیمہ تحفہ گولڑویہ۔ روحانی خزائن جلد 17 صفحہ 77)

گویا یہ تلوار کے جہاد کی نیکی جو کسی زمانے میں اس لئے جائز بلکہ ضروری تھی کہ......کو تلوار کے زور سے ختم کیا جا رہا تھا اور کوشش ہو رہی تھی لیکن اب وہ نیکی نہیں رہی بلکہ منع ہو گئی اور حرام ہو گئی، اُس وقت تک جب تک کہ تلوار نہ اُٹھائی جائے، اُس وقت تک جب تک ...... کے خلاف ...... مخالف طاقتیں ہتھیار نہ اُٹھائیں۔ اب جو نیکی اور جائز جہاد ہے وہ قرآنِ کریم کی تعلیم کو پھیلانے کا جہاد ہے۔ عِلم کا جہاد ہے۔ پریس، میڈیا اور لٹریچر کے ذریعہ (دین) کی خوبصورت تعلیم کو پھیلانے کا جہاد ہے۔ اگر براہِ راست خود کوئی علمی جہاد میں حصہ نہیں لے رہا، اپنی کم علمی کی وجہ سے یا کسی اور وجہ سے، تو اشاعتِ لٹریچر اور......سرگرمیوں کے لئے مالی قربانی کا جہاد ہے۔ لیکن یہ جہاد کرنے والا اگر اپنے بیوی بچوں کے حقوق ادا نہیں کر رہا اور اس طرح اُن کا خیال نہیں رکھ رہا تو اُس کے لئے بڑی نیکی یہ جہاد نہیں بلکہ بڑی نیکی اُن حقوق کی ادائیگی ہے جو اُس پر فرض ہیں۔ اور اُن کو اُن کے حق سے محروم کرنا، اُن کی تعلیم پر توجہ نہ دینا، اُس سے محروم رکھنا ایسے شخص کو پھر گناہ گار بنا دیتا ہے۔

آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے زمانے میں باوجود جہاد کی فضیلت کے جیسا کہ مَیں نے بتایا آپ نے کسی کو بڑی نیکی ماں باپ کی خدمت بتائی ہے۔ پس ہر شخص اور ہر موقع اور حالات کے لحاظ سے بڑا کام اور نیکی الگ ہے۔

اسی طرح ہم دیکھتے ہیں کہ غلط کاموں پر روپیہ لُٹانا ایک برائی ہے جس سے منع فرمایا گیا ہے۔ آجکل تو جوئے کی مشینیں ہیں، مختلف قسم کے جوئے کی قسمیں ہیں۔ کئی لوگ ہیں جو لاٹریوں کے بھی بڑے رسیا ہیں۔ جوئے کی مشینوں پر جاتے ہیں اور ویسے بھی جوأ کھیلتے ہیں۔ لیکن عام زندگی میں جھوٹ نہیں بولتے۔ عام آدمی کے ساتھ ظلم نہیں کرتے، قتل نہیں کرتے۔ اس لئے کہ یہ لوگ ان برائیوں کو بڑا گناہ سمجھتے ہیں لیکن جوئے اور غلط کاموں میں پیسے لٹانے اور ضائع کرنے کو یہ بُرا نہیں سمجھتے۔ تو ایسے شخص کے لئے غلط رنگ میں رقم لٹانا بڑا گناہ ہے۔ کیونکہ باقی گناہ تو وہ پہلے ہی گناہ سمجھتا ہے۔

پھر ہم دیکھتے ہیں کہ ایک عورت اپنے لباس کو حیادار نہیں رکھتی۔ باہر نکلتے ہوئے پردے کا خیال نہیں رکھتی۔ باوجود احمدی (-) ہونے کے اور کہلانے کے ننگے سر، بغیر حجاب کے، بغیر سکارف کے یا چادر کے پھرتی ہے۔ لباس چست اور جسم کی نمائش کرنے والا ہے۔ لیکن مالی قربانی کے لئے کہو، کسی چیریٹی میں چندے کے لئے کہو تو کھلا دل ہے، یا جھوٹ سے اُسے نفرت ہے اور برداشت نہیں کرتی کہ اُس کے سامنے کوئی جھوٹ بولے تو اس کے لئے بڑی نیکی چندوں میں بڑھنا یا بڑی نیکی

جھوٹ سے نفرت نہیں بلکہ بڑی نیکی قرآنِ کریم کے اس حکم پر عمل کرنا ہے کہ اپنے لباس کو حیادار بناؤ اور پردے کا خیال رکھو۔ جس کو وہ چھوٹی نیکی سمجھ کر توجہ نہیں کر رہی یہی ایک وقت میں پھر اُس کو بڑی برائی کی طرف بھی دھکیل دے گی۔ غرض کہ ہر نیکی اور گناہ کا معیار ہر شخص کی حالت کے مطابق ہے اور مختلف حالتوں میں مختلف لوگوں کے عمل نیکی اور بدی کی تعریف اُس کے لئے بتلا دیتے ہیں۔

پس جب تک یہ خیال رہے کہ فلاں بدی بڑی ہے اور فلاں چھوٹی ہے اور فلاں نیکی بڑی ہے اور فلاں نیکی چھوٹی ہے، اُس وقت تک انسان نہ بدیوں سے بچ سکتا ہے نہ نیکیوں کی توفیق پا سکتا ہے۔ ہمیشہ ہمارے سامنے یہ بات رہنی چاہئے کہ بڑی بدیاں وہی ہیں جن کے چھوڑنے پر انسان قادر نہ ہو۔ بہت مشکل پیش آتی ہے اور وہ انسان کی عادت میں داخل ہو گئی ہوں اور بڑی نیکیاں وہی ہیں جن کو کرنا انسان کو مشکل لگتا ہو۔ یعنی بہت سی بدیاں ایک کے لئے بڑی ہیں اور دوسرے کے لئے چھوٹی اور بہت سی نیکیاں ایک کے لئے بڑی نیکی ہیں اور دوسرے کے لئے چھوٹی۔

پس اگر ہم نے اپنی عملی اصلاح کرنی ہے تو سب سے پہلے اس خیال کو دل سے نکالنا ہو گا کہ مثلاً زنا ایک بڑا گناہ ہے، قتل ایک بڑا گناہ ہے، چوری ایک بڑا گناہ ہے، غیبت ایک بڑا گناہ ہے اور ان کے علاوہ جتنے گناہ ہیں وہ چھوٹے گناہ ہیں۔ پس اس خیال کو دل سے نکالنا ضروری ہے اور اس خیال کو بھی دل سے نکالنا ہو گا کہ روزہ بڑی نیکی ہے، زکوۃ بڑی نیکی ہے، حج بڑی نیکی ہے اور اس کے علاوہ جتنی نیکیاں ہیں، چھوٹی نیکیاں ہیں جس طرح عام (-) میں یہ تصور پایا جاتا ہے۔ اگر یہ خیال دل سے نہیں نکالتے تو ہمارا عملی حصہ کمزور رہے گا۔ عملی حصے کی مضبوطی اُس وقت آئے گی جب ہم حضرت مسیح موعود کی اس بات کو سامنے رکھیں گے کہ قرآنِ کریم کے سات سو حکموں پر عمل نہ کرنے والا نجات کا دروازہ اپنے اوپر بند کرتا ہے۔ پس ہمیں غیروں کی طرح یہ نہیں سمجھنا چاہئے کہ بعض نیکیاں بڑی ہیں اور بعض نیکیاں چھوٹی ہیں۔ اور اس معاملے میں اُن لوگوں کی جو دوسرے (-) ہیں، غُلو کی یہ حالت ہے کہ مثلاً وہ سمجھتے ہیں کہ روزہ سب سے بڑی نیکی ہے، لیکن نماز باجماعت کی کوئی اہمیت نہیں ہے، لیکن روزہ بہت ضروری ہے، اس پر بڑی پابندی ہوتی ہے۔ جس پر زکوٰۃ فرض ہے، وہ زکوٰۃ بچانے کی کوشش تو کرے گا لیکن روزہ ضرور رکھے گا۔ کیونکہ اگر روزہ نہ رکھے تو اُس کے نزدیک یہ بہت بڑا جرم ہے۔

زکوٰۃ بچانے کا ایک وقت میں تو یہ حال تھا لیکن اب پتہ نہیں پاکستان میں کیا حال ہے۔ 1974ء کے بعد جب احمدیوں کو آئین اور قانون کی اغراض کے لئے غیر مسلم قرار دیا گیا تو بعض غیر از جماعت جن کے بنکوں میں اکاؤنٹ تھے، تو اُن اکاؤنٹس سے کیونکہ حکومت سال کے آخر پر زبردستی زکوٰۃ لیتی ہے لیکن حکومت کے مطابق احمدیوں پر یہ واجب نہیں ہے کیونکہ غیر مسلم قرار دے دیا گیا تھا۔ سو زکوٰۃ سے بچنے کے لئے بعض غیر از جماعت بھی بنک فارموں پر قادیانی یا احمدی لکھ دیا کرتے تھے۔ تو ان کی ایمان کی تو یہ حالت ہے کہ ویسے احمدی کافر ہیں لیکن اپنے پیسے بچانے کے لئے وقت آیا تو خود بھی اُن کافروں میں شامل ہو گئے۔ آجکل پتہ نہیں کیا صورتحال ہے۔ بہرحال ایک وقت میں ایسی صورتحال تھی۔ یہ صورتِ حال اس لئے ہے کہ نیکی اور بدی کے معیاروں کو مقرر کرنے کے لئے خدا تعالیٰ کی طرف نہیں دیکھتے، اُس کے رسول کی طرف نہیں دیکھتے بلکہ نام نہاد فقیہوں اور مفتیوں اور علماء کے پیچھے چل پڑے ہیں۔

حضرت مسیح موعود کا ایک واقعہ حضرت مصلح موعود نے بیان فرمایا کہ رمضان کے مہینے میں حضرت مسیح موعود امرتسر کے ایک سفر پر تھے اور اس حالت میں ایک موقع پیدا ہوا کہ آپ ایک جگہ تقریر فرما رہے تھے۔ تقریر کے دوران آپ کے گلے میں خشکی محسوس ہوئی تو ایک دوست نے یہ دیکھ کر چائے کی پیالی آپ کو پیش کی۔ آپ نے اُسے ہٹا دیا۔ تھوڑی دیر بعد پھر تکلیف محسوس ہوئی، اُس نے فکرمند ہو کے پھر چائے کی پیالی پیش کی۔ آپ نے ہٹا دیا اور ہاتھ سے اشارہ بھی کیا کہ رہنے دو۔ لیکن کیونکہ تکلیف پھر ہوئی اور گلے میں خشکی کا احساس ہوا تو پھر اُس نے تیسری دفعہ چائے کی پیالی پیش کی تو حضرت مسیح موعود نے غالباً یہ سمجھ کر کہ اگر میں نے نہ لی تو یہ سمجھا جائے گا کہ میں ریاء کر رہا ہوں اور سفر میں جو روزہ نہ رکھنے کا حکم اور سہولت ہے، اس سے لوگوں کو دکھانے کے لئے فائدہ نہیں اٹھا رہا۔ آپ نے ایک گھونٹ اس پیالی میں سے لے لیا۔ تو اس پر وہاں بیٹھے غیر از جماعت لوگوں نے شور مچا دیا کہ دیکھو مہدی ہونے کا دعویٰ کرتے ہیں اور رمضان کے مہینے میں روزہ نہیں رکھا ہوا۔ اُن لوگوں کے نزدیک روزے کی اہمیت یہ ہے کہ روزہ رکھ لو چاہے خدا تعالیٰ کے حکم کی خلاف ورزی ہو۔ حضرت مصلح موعود بیان فرماتے ہیں کہ ان میں سے شاید نوے فیصد نماز بھی نہیں پڑھتے ہوں گے، اُس کے بھی تارک ہوں گے اور ننانوے فیصد جھوٹ بولنے والے، دھوکہ فریب کرنے والے، مال لوٹنے والے تھے، مگر یہ بھی سچ ہے کہ اُن میں سے ننانوے فیصد یقیناً اُس وقت روزے دار بھی ہوں گے کیونکہ روزے کو سب سے بڑی نیکی سمجھا جاتا ہے۔ مگر وہ روزہ اُس طرح نہیں رکھتے جس طرح آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ جو جھوٹ بولتا ہے، غیبت کرتا ہے، گالی دیتا ہے، خدا تعالیٰ کے نزدیک اُس کا روزہ روزہ نہیں ہے، وہ صرف بھوکا پیاسا رہتا ہے۔ اگر ہم جائزہ لیں تو (-) کی جو اکثریت ہے اس معیار کے مطابق بھوکی پیاسی رہتی ہے۔ مگر یہ بھوکا پیاسا رہنا اُن کے نزدیک بہت بڑی نیکی ہے اور اُن کا بیڑا پار کرنے کے لئے کافی ہے۔ یا چند مزید نیکیوں کو جو اُن کے نزدیک بڑی ہیں اُس میں شامل کر لیں گے کہ اسی سے ہماری بخشش کے سامان ہو گئے۔ ایسے لوگ جو ہیں وہ نہ دنیا میں نیکیاں قائم کرنے والے ہو سکتے ہیں، نہ ہی وہ صحیح معیارِ گناہ قائم کر سکتے ہیں۔ انہوں نے خود ساختہ بڑی نیکیوں اور چھوٹی نیکیوں اور بڑے گناہوں اور چھوٹے گناہوں کے معیار قائم کر لئے ہیں اور نتیجۃً وہ جو بھی اُن کی نیکی کی تعریف ہے، اُس کے مقابلے پر بڑی نیکی اختیار کرنے کی کوشش کرتے ہیں۔ اور جس بدی کو چھوٹا سمجھتے ہیں اُس کا مقابلہ کرنے کے لئے تیار نہیں ہوتے، اُس کو نہ چھوڑنا یہی ہے کہ اس کا مقابلہ نہیں کر سکتے۔ اور یوں ایک برائی سے دوسری برائی میں دھنستے چلے جاتے ہیں۔ حالانکہ (دین) نے اُس نیکی کو بڑا قرار دیا ہے جسے کرنا مشکل ہو اور وہ ہر ایک کے لئے مختلف ہے، اور اس بدی کو بڑا قرار دیا ہے جس سے بچنا مشکل ہو۔

پس اگر ہم نے اپنی اصلاح کرنی ہے تو ہمیشہ یہ بات سامنے رکھنے کی ضرورت ہے کہ ہر نیکی کو اختیار کرنے اور ہر بدی سے بچنے کی کوشش کرنی ہو گی۔ ہماری خود ساختہ تعریفیں ہمیں نیکیوں پر قدم مارنے والا اور بدیوں سے روکنے والا نہیں بنائیں گی۔ اگر خود ہی تعریفیں کرنے لگ جائیں اور کچھ بدیاں چھوڑیں اور کچھ نہ چھوڑیں اور کچھ نیکیاں اختیار کریں اور کچھ نہ اختیار کریں تو بسا اوقات انسان اپنے آپ کو نقصان پہنچا لیتا ہے۔ چھوٹی نظر آنے والی نیکیاں عدمِ توجہ کی وجہ سے نیکیوں سے بھی محروم کر دیتی ہیں اور اکثر معمولی نظر آنے والی بدیاں روحانیت کو ناقابلِ تلافی نقصان پہنچا دیتی ہیں اور خدا تعالیٰ کی طرف سے طہارت اور پاکیزگی کے انعام سے انسان محروم رہ جاتا ہے۔ پھر بعض بدیوں کو چھوٹا سمجھنے کا نتیجہ یہ بھی ہوتا ہے کہ بدی کا بیج قائم رہتا ہے جو مناسب موقع اور وقت کی تلاش میں رہتا ہے اور موقع پاتے ہی باہر آ جاتا ہے۔

پس بہت احتیاط کی ضرورت ہے۔ کسی ایک بدی یا بدیوں کا خاتمہ تبھی ہو سکتا ہے جب سب مل کر بھرپور کوشش کریں۔ ایک معاشرہ ہے، جماعت ہے پھر جماعت کا ہر فرد جو ہے وہ اس کے لئے کوشش کرے۔ اگر ہر کوئی اپنی تعریف کے مطابق نیکی اور بدی کرے گا تو پھر ایک شخص ایک بات کو بدی سمجھ رہا ہو گا یا بڑی بدی سمجھ رہا ہو گا تو دوسرا اُس کو چھوٹی بدی سمجھ رہا ہو گا اور ہو سکتا ہے کہ تیسرا ان دونوں سے مختلف سوچ رکھتا ہو، تو پھر معاشرے سے بدیاں ختم نہیں ہو سکتیں۔ بدیاں تبھی ختم ہوں گی

جب سب کی سوچ کا دھارا ایک طرف ہو۔ مثلاً (-) کی اکثریت جو ہے وہ تمام گناہوں سے بدتر بلکہ شرک سے بھی بڑا (گناہ) سؤر کا گوشت کھانے کو سمجھتی ہے۔ ہر بدمعاش، چور، زانی، لٹیرا یہ سب کام کرنے کے بعد اپنے آپ کو (-) کہے گا، لیکن اگر کہو کہ سؤر کھالو تو کہے گا میں (-) ہوں۔ یہ کس طرح ہوسکتا ہے، مَیں کس طرح سؤر کھا سکتا ہوں۔ اس کی وجہ یہی ہے کہ (-) میں مجموعی طور پر یہ احساس پیدا ہو چکا ہے کہ سؤر کھانا گناہ ہے اور حرام ہے۔ اس معاشرے میں رہنے اور پیدا ہونے اور پلنے اور بڑھنے کے باوجود یہاں کے جو (-) ہیں، اُن میں ننانوے اعشاریہ نو فیصد (-) جو ہیں سؤر کے گوشت سے کراہت کرتے ہیں۔ پس یہ اُس احساس کی وجہ سے ہے جو اجتماعی طور پر (-) میں پیدا کیا گیا ہے۔

پس برائیوں کو روکنے اور نیکیوں کو قائم کرنے کے لئے معاشرے کے ہر فرد کے احساس کو اجاگر کرنے کی ضرورت ہے کہ معمولی نیکی بھی بڑی نیکی ہے اور معمولی بدی بھی بڑا گناہ ہے۔ جب تک ہم میں سے ہر ایک میں یہ احساس پیدا نہیں ہوگا اور اُس کے لئے کوشش نہیں ہوگی معاشرے میں بدیاں قائم رہیں گی اور عملی اصلاح میں روک بنتی رہیں گی۔

(ماخوذ از خطبات محمود جلد 17 صفحہ 342 تا 346 خطبہ جمعہ فرمودہ 29 مئی 1936ء)

پھر اعمال کی اصلاح میں جو دوسری وجہ ہے، وہ ماحول ہے یا نقل کا مادّہ ہے۔ اللہ تعالیٰ نے انسان کی فطرت میں نقل کا مادّہ رکھا ہوا ہے جو بچپن سے ہی ظاہر ہو جاتا ہے کیونکہ فطرت میں ہے۔ اس لئے بچہ کی فطرت میں بھی یہ نقل کا مادّہ ہے۔ اور یہ مادّہ جو ہے یقیناً ہمارے فائدے کے لئے ہے لیکن اس کا غلط استعمال انسان کو تباہ بھی کر دیتا ہے یا تباہی کی طرف بھی لے جاتا ہے۔ یہ نقل اور ماحول کا ہی اثر ہے کہ انسان اپنے ماں باپ سے زبان سیکھتا ہے، یا باقی کام سیکھتا ہے اور اچھی باتیں سیکھتا ہے اور اچھی باتیں سیکھ کر بچہ اعلیٰ اخلاق والا بنتا ہے۔ ماں باپ نیک ہیں، نمازی ہیں، قرآن پڑھنے والے ہیں، اُس کی تلاوت کرنے والے ہیں، آپس میں پیار اور محبت سے رہنے والے ہیں، جھوٹ سے نفرت کرنے والے ہیں تو بچے بھی اُن کے زیرِ اثر نیکیوں کو اختیار کرنے والے ہوں گے۔ لیکن اگر جھوٹ، لڑائی جھگڑا، گھر میں دوسروں کا استہزاء کرنے کی باتیں، جماعتی وقار کا بھی خیال نہ رکھنا یا اس قسم کی برائیاں جب بچہ دیکھتا ہے تو اس نقل کی فطرت کی وجہ سے یا ماحول کے اثر کی وجہ سے پھر وہ یہی برائیاں سیکھتا ہے۔ باہر جاتا ہے تو ماحول میں، دوستوں میں جو کچھ دیکھتا ہے، وہ سیکھنے کی کوشش کرتا ہے۔ اس لئے بار بار مَیں والدین کو توجہ دلاتا ہوں کہ اپنے بچوں کے باہر کے ماحول پر بھی نظر رکھا کریں اور گھر میں بھی بچوں کے جو پروگرام ہیں، جو ٹی وی پروگرام وہ دیکھتے ہیں یا انٹرنیٹ وغیرہ استعمال کرتے ہیں اُن پر بھی نظر رکھیں۔

پھر یہ بات بھی بہت توجہ طلب ہے کہ بچوں کی تربیت کی عمر انتہائی بچپن سے ہی ہے۔ یہ ہمیشہ یاد رکھنا چاہئے۔ یہ خیال نہ آئے کہ بچہ بڑا ہوگا تو پھر تربیت شروع ہوگی۔ دو سال، تین سال کی عمر بھی بچے کی تربیت کی عمر ہے۔ جیسا کہ میں نے کہا، بچہ گھر میں ماں باپ سے اور بڑوں سے سیکھتا ہے اور اُن کو دیکھتا ہے اور اُن کی نقل کرتا ہے۔ ماں باپ کو کبھی یہ خیال نہیں ہونا چاہئے کہ ابھی بچہ چھوٹا ہے، اُسے کیا پتہ؟ اُسے ہر بات پتہ ہوتی ہے اور بچہ ماں باپ کی ہر حرکت دیکھ رہا ہوتا ہے اور لاشعوری طور پر وہ اُس کے ذہن میں بیٹھ رہی ہوتی ہے۔ اور ایک وقت میں آکے پھر وہ اُن کی نقل کرنا شروع کر دیتا ہے۔ بچیاں ماؤں کی نقل میں اپنی کھیلوں میں اپنی ماؤں جیسے لباس پہننے کی کوشش کرتی ہیں، اُن کی نقالی کرتی ہیں۔ لڑکے باپوں کی نقل کرتے ہیں۔ جو برائیاں یا اچھائیاں ماں باپ میں ہیں، اُن کی نقل کریں گے۔ مثلاً جب یہ بڑے ہوں گے اور ان کو پڑھایا جائے گا کہ یہ برائیاں ہیں اور یہ اچھائیاں ہیں، جیسے مثلاً جھوٹ ہے، یہ بولنا برائی ہے، وعدہ پورا کرنا اچھائی ہے۔ لیکن ایک بچہ جس نے اپنے ماں باپ کی سچائی کے اعلیٰ معیار نہیں دیکھے، جس نے ماں باپ اور گھر کے بڑوں سے کبھی وعدے پورے ہوتے نہیں دیکھے، وہ تعلیم کے لحاظ سے تو بیشک سمجھیں گے کہ یہ جھوٹ بولنا برائی ہے اور وعدے پورے کرنا نیکی ہے اور اچھائی ہے لیکن عملاً وہ ایسا نہیں کریں گے کیونکہ اپنے گھر میں اس کے خلاف عمل دیکھتے رہے ہیں۔ بچوں کی عادتیں بچپن سے ہی پختہ ہو جاتی ہیں، اس لئے وہ بڑے ہو کر اس کو نہیں تسلیم کریں گے۔ اگر ماں کو بچہ دیکھتا ہے کہ نماز میں سست ہے اور باپ گھر آ کر پوچھے اگر کہ نماز پڑھ لی تو کہہ دے کہ ابھی نہیں پڑھی، پڑھ لوں گی تو بچہ کہتا ہے کہ یہ تو بڑا اچھا جواب ہے۔ مجھ سے بھی اگر کسی نے پوچھا کہ نماز پڑھ لی تو مَیں بھی یہی جواب دے دیا کروں گا۔ ابھی نہیں پڑھی، پڑھ لوں گا۔ یا یہ جواب سنتا ہے کہ بھول گئی، یا یہ جواب سنتا ہے کہ پڑھ لی، حالانکہ بچہ سارا دن ماں کے ساتھ رہا اور اُسے پتہ ہے کہ ماں نے نماز نہیں پڑھی۔ تو بچہ یہ جواب ذہن میں بٹھا لیتا ہے۔ اسی طرح باپ کی غلط باتیں جو ہیں وہ بچے کے ذہن میں آ جاتی ہیں اور اُن کے جو بھی جواب غلط رنگ میں باپ دیتا ہے، وہ پھر بچہ ذہن میں بٹھا لیتا ہے۔ تو ماں باپ دونوں بچے کی تربیت کے لحاظ سے اگر غلط تربیت کر رہے ہیں یا غلط عمل کر رہے ہیں تو اُس کو غلط رنگ کی طرف لے جا رہے ہیں۔ اپنے عمل سے غلط تعلیم اُس کو دے رہے ہیں۔ اور بچہ پھر بڑے ہو کے یہی کچھ کرتا ہے، عملاً یہی جواب دیتا ہے۔

اسی طرح ہمسایوں، ماں باپ کی سہیلیوں اور دوستوں کے غلط عمل کا بھی بچے پر اثر پڑ رہا ہوتا ہے۔ پس اگر اپنی نسل کی، اپنی اولاد کی حقیقی عملی اصلاح کرنی ہے تاکہ آئندہ عملی اصلاح کا معیار بلند ہو تو ماں باپ کو اپنی حالت کی طرف بھی نظر رکھنی ہوگی۔ اور اپنی دوستیاں ایسے لوگوں سے بنانے کی ضرورت ہوگی جو عملی لحاظ سے ٹھیک ہوں۔ تو بہرحال بچپن میں نقل کی بھی عادت ہوتی ہے اور ماحول کا اثر بھی ذہن میں بیٹھ جانے والا ہوتا ہے۔ اگر بچے کو نیک ماحول میں رکھ دیں گے تو نیک کام کرتا چلا جائے گا۔ اگر بُرے ماحول میں رکھ دیں گے تو بُرے کام کرتا چلا جائے گا۔ اور بُرے کام کرنے والے کو جب بڑے ہو کر سمجھایا جائے گا کہ یہ بری چیز ہے اُسے مت کرو تو اُس وقت وہ اُن کے اختیار سے نکل چکا ہوگا۔ پھر ماں باپ کو شکوہ نہیں ہونا چاہئے کہ ہمارے بچے بگڑ گئے۔

پس ماں باپ کی یہ بہت بڑی ذمہ داری ہے کہ اپنے عمل سے بچوں کو بھی نمازی بنائیں۔ اپنے عمل سے بچوں کو بھی سچ پر قائم کریں۔ اپنے عمل سے دوسرے اعلیٰ اخلاق بھی اُن کے سامنے رکھیں تاکہ وہ بھی اُن اخلاق کو اپنانے والے ہوں۔ جھوٹی قسمیں کھانے سے اپنے آپ کو بھی بچائیں تاکہ بچے بھی بچ سکیں۔

عملی طور پر بچپن میں پیدا کئے گئے خیالات کا کس قدر اثر رہتا ہے۔ حضرت مصلح موعود نے حضرت مسیح موعود کے ایک (رفیق) کی مثال دی ہے جو سکھوں کے ایک رئیس خاندان سے تھے اور احمدی ہو گئے تھے، گائے کا گوشت نہیں کھاتے تھے اور اُن کے ساتھیوں نے اُن کی چڑ بنالی تھی کہ ہم نے آپ کو گائے کا گوشت ضرور کھلانا ہے۔ حضرت مصلح موعود کہتے ہیں کہ ایک دفعہ میں نے دیکھا کہ مہمان خانے میں آگے آگے وہ تیز تیز چلے جا رہے ہیں اور پیچھے پیچھے اُن کے دوست کہہ رہے ہیں، ہم نے آپ کو آج یہ بوٹی ضرور کھلانی ہے۔ اور وہ ہاتھ جوڑ رہے ہیں کہ خدا کے لئے یہ نہ کرو۔ اور بیان کرتے ہیں کہ ایک دفعہ ان کو یا کسی اَور کو......کو کسی نے کھلا دی تو عملاً اتنی کراہت آئی کہ اُس نے اُس کی قے کر دی۔ اُس کو اُلٹی آ گئی۔ تو یہ بچپن سے گائے کے گوشت سے نفرت پیدا کرنے کا نتیجہ ہے کہ بڑے ہو کر (-) ہو کر پھر بھی اُس سے کراہت ہے۔ اب عقیدہ کے لحاظ سے بیشک

انہوں نے اپنا عقیدہ بدل لیا۔ نیا عقیدہ اختیار کر لیا لیکن ماں باپ نے عملی نمونے سے اُن کو گائے کے گوشت سے جو نفرت دلوا دی تھی وہ پھر بھی دُور نہ ہوئی۔ حضرت مصلح موعود فرماتے ہیں کہ عمل چونکہ نظر آنے والی چیز ہے اس لئے لوگ اُس کی نقل کر لیتے ہیں اور یہ بیج پھر بڑھتا چلا جاتا ہے۔ لیکن عقیدہ کیونکہ نظر آنے والی چیز نہیں ہے اس لئے وہ اپنے دائرے میں محدود رہتا ہے۔ اور اس کی مثال اس طرح ہی ہے کہ عقیدہ ایک پیوندی درخت ہے۔ درخت کو جس طرح پیوند لگائی جائے تو پھر اُس سے نئی شاخ پھوٹتی ہے، نئی قسم کا پھل نکل آتا ہے۔ اُسے خاص طور پر لگایا جائے تو لگتا ہے۔ عمل کی مثال تخمی درخت کی طرح ہے یعنی جو بیج سے پھیلتا ہے۔ آپ ہی آپ اس کا بیج زمین میں جڑ پکڑ کر اُگنے لگ جاتا ہے جب بھی موسم سازگار ملتا ہے۔

(ماخوذ از خطبات محمود جلد 17 صفحہ 346 تا 350 خطبہ جمعہ فرمودہ 29 مئی 1936ء)

پس برے عمل کا پھیلنا بہت آسان ہے اور یہ معاشرے میں اپنوں کے بدعمل کی وجہ سے بھی پھیلتا ہے اور غیروں کے بدعمل کی وجہ سے بھی پھیلتا ہے۔ یعنی نیکیوں اور بدیوں کے پھیلنے میں معاشرے کا بہت زیادہ اثر ہے۔ اس لئے ہمیشہ اس بات کو ہمیں اپنے سامنے رکھنا چاہئے۔ بعض اور اسباب بھی ہیں جو انشاء اللہ آئندہ بیان کروں گا۔ اللہ تعالیٰ ہمیں اپنی اصلاح کی طرف اور اپنے بچوں کی عملی اصلاح کی طرف ہمیشہ توجہ رکھنے کی توفیق عطا فرماتا رہے۔

آج ایک افسوسناک خبر بھی ہے۔ جمعہ کی نمازوں کے بعد میں ایک جنازہ بھی پڑھوں گا جو مکرم خالد احمد البراقی مرحوم سیریا کا ہے۔ خالد براقی صاحب انجینئر تھے۔ 37 سال ان کی عمر تھی۔ ان کے والدین کو 1986ء میں دمشق کے نواحی علاقے کی ایک بستی 'حوش عرب' میں سب سے پہلے بیعت کرنے کی توفیق ملی۔ بیعت کرنے کے بعد ان کے والد صاحب کو مخالفت اور دھمکیوں کے ساتھ 1989ء میں چھ ماہ کی جیل بھی کاٹنی پڑی۔ اسی طرح حالیہ فسادات میں جو شام میں ہو رہے ہیں، 2012ء اور 2013ء میں بھی دو دفعہ ان کے والد کو گرفتار کیا گیا۔ خالد براقی صاحب کے سب بہن بھائی بچپن سے ہی احمدی ہیں۔ انہیں 18 ستمبر 2013ء کی شام کو وہاں کی جو انٹیلی جنس کی ایجنسی ہے، اُس کی کسی برانچ نے گرفتار کیا جس کے بعد ان کے بارے میں کوئی کسی قسم کی معلومات نہیں مل سکیں۔ یہاں تک کہ 9 دسمبر 2013ء کو ان کے والد کو ملٹری انٹیلی جنس کی ایک برانچ میں بلایا گیا اور وہاں اُن کے بیٹے کے بعض کاغذات وغیرہ تھما دیئے اور بتایا کہ اس کی 28/اکتوبر 2013ء کو وفات ہوگئی ہے۔

ان کی لاش بھی ان کے والد صاحب کو نہیں دی گئی۔ غالباً یہی امکان ہے کہ وہاں اُن کو ٹارچر دیا گیا جس کی وجہ سے اُن کی وفات ہوئی۔ خالد البراقی صاحب کی نیکی، تقویٰ، حسن خلق اور دینی تعلیمات کی پابندی کی گواہی وہاں سے بہت سارے احمدیوں اور غیر احمدیوں نے دی ہے۔ تلاوت قرآن کریم کے وقت ان کی آواز غیر معمولی اچھی ہوتی تھی۔ بہت نرم دل اور لوگوں سے ہمدردی رکھنے والے اور ہر مفوضہ کام کو نہایت خوشدلی کے ساتھ انجام دینے والے۔ تعاون، اخلاص اور نظام جماعت اور خلافت سے محبت ان کے خصائل میں شامل تھیں۔ اپنے وطن اور تمام لوگوں سے محبت رکھنے والے وجود تھے۔ ایک مقامی جماعت کے صدر بھی رہے۔ اس وقت سیکرٹری تعلیم القرآن اور وقف عارضی کی خدمات بجا لا رہے تھے۔ موصی تھے۔ باقاعدہ چندوں کی ادائیگی کرنے والے تھے۔ ان کی بیوی بھی احمدی ہیں اور تین بچے ہیں۔ بیٹی شروب اور بیٹا احمد، دونوں کی عمر چھ سال سے کم ہے اور چھوٹا بچہ حسام الدین جو اُن کی گرفتاری سے چند ہفتے قبل پیدا ہوا تھا، وقف نو کی تحریک میں شامل ہے۔

اپنی فیس بک پر گرفتاری سے پہلے خالد البراقی صاحب نے یہ لکھا تھا کہ:

''وطن کی محبت جزوِ ایمان ہے۔ یا رب ہمارے ملک کی حفاظت فرما اور اُسے تمام مصائب سے رہائی عطا فرما اور اُسے پہلے سے زیادہ مضبوط اور زیادہ خوبصورت بنا اور اس کے اہل کو اپنا زیادہ مقرب بنا لے۔ خدایا! اس ملک کے باسیوں کے دل ایک دوسرے کے قریب کر دے۔ انہیں آپس میں محبت کرنے والا بنا دے۔ اے خدایا! تو ہمیشہ کے لئے امن اور سلامتی اور خیر کے پھیلانے کے لئے اس ملک کے نیک لوگوں کی مدد فرما۔''

اللہ کرے یہ دعا اس کے ملک کے لئے پوری ہو اور تمام امت (-) کے لئے بھی پوری ہو تا کہ وہاں کے فساد ختم ہوں۔

طاہر ندیم صاحب کہتے ہیں خالد البراقی صاحب کا اکثر ای میل سے رابطہ رہتا تھا۔ شام میں قیام کے دوران ہمارا ان سے تعارف ہوا۔ یہ نوجوان تواضع اور خاکساری کی بڑی مثال تھے۔ نہایت سادہ، نیک، ہنس مکھ۔ دمشق میں جماعت کے ہی ایک مکان میں رہتے تھے جسے بطور مرکز استعمال کیا جاتا تھا۔ اُنہیں علم کی اس قدر پیاس تھی کہ کہتے ہیں اکثر اپنے ایک کزن کے ساتھ ہمارے پاس آ جایا کرتے تھے۔ علمی موضوعات پر باتیں ہوتی تھیں۔ جو بھی کوئی جماعتی کتاب ملتی، بڑی محبت اور تڑپ کے ساتھ اُس کا مطالعہ کرتے۔ جماعت کی پرانی لائبریری میں سے بعض عربی کتب اور رسالہ البشریٰ کے قدیم شماروں میں سے مضامین نکالے، پھر کمپیوٹر پر دوبارہ لکھے اور کہتے ہیں پھر ہمیں بھی ارسال کئے۔ مختلف کتابوں کے جو ترجمے ہو رہے ہیں ان تراجم پر نظرِ ثانی میں معاونت کیا کرتے تھے۔ حضرت مسیح موعود سے گہری محبت اور خلافت سے بھی عشق تھا۔ یومِ مسیح موعود کے موقع پر نشر ہونے والے عربی پروگرام کو سن کر بہت جذباتی انداز میں انہوں نے اپنا پیغام بھیجا۔ انہوں نے حضرت مسیح موعود کا ایک قصیدہ بھی نہایت پُرسوز آواز میں ریکارڈ کروایا۔ یکم اپریل 2012ء کو انہوں نے مجھے ایک خط لکھا تھا جس کے آخر پر اپنا 2006ء کا ایک رؤیا لکھا تھا۔ اس رؤیا سے وہ یہ سمجھتے تھے کہ بھاری ذمہ داری اور اہم امانت اُن کے سپرد کی جائے گی اور رؤیا میں اُنہیں حق پر قائم رہنے اور کوئی کمزوری نہ دکھانے کی تاکید کی گئی تھی۔ اس رؤیا کے بعد اُن کو جماعت کا صدر بنایا گیا تو سمجھے کہ شاید یہ رؤیا پوری ہوگئی ہے۔ لیکن رؤیا میں حق پر قائم رہنے اور کمزوری نہ دکھاتے ہوئے جان دینے کی تلقین کی گئی تھی۔ تو بظاہر یہ لگتا ہے کہ اسی حالت میں اُنہوں نے اپنی جان دی کہ دین پر قائم رہے اور اپنے ایمان میں لغزش نہیں آنے دی۔ اللہ تعالیٰ ان کے درجات بلند فرماتا چلا جائے۔

وہاں ہمارے ایک اور (مربی) انجم پرویز صاحب رہے ہیں وہ کہتے ہیں بڑی محنت، اخلاص اور دیانتداری کے ساتھ کام کرتے تھے اور کہتے تھے میں اس لئے ایسا کرتا ہوں کہ میں احمدی ہوں تا کہ لوگوں کو پتہ چلے کہ احمدی سچے، دیانتدار، محنتی اور بااخلاق ہوتے ہیں۔ (دعوت الی اللہ) کا انہیں بڑا شوق تھا اور کام پر چونکہ (دعوت الی اللہ) کرنا منع ہے اس لئے کہتے تھے کہ میں احمدی اخلاق سے لوگوں کو متاثر کرنے کی کوشش کرتا ہوں تا کہ لوگوں کو خود توجہ پیدا ہو۔ وطن سے بڑی محبت کرنے والے تھے جیسا کہ اُن کے اس بیان سے بھی ظاہر ہو گیا اور اپنے دوستوں اور ہم جلیسوں کو بھی یہ سمجھایا کرتے تھے کہ وطن سے محبت کرو کیونکہ یہی صحیح (دینی) تعلیم ہے اور میں نے ان حالات پر جو خطبات دیئے ہیں، وہ خطبات بھی انہوں نے اپنے دوستوں کو سنائے اور اُن کو آمادہ کیا کہ تشدد کی زندگی ختم کرو اور پُرامن شہری بن کے رہو۔ لیکن بعض بدفطرت جو تھے ان کے خلاف تھے۔ لگتا ہے حکومت کے انہی کارندوں نے اُن پر ظلم کیا ہے جس کی وجہ سے اُن کو یہ شہادت کا رُتبہ نصیب ہوا۔ اللہ تعالیٰ ان کے درجات بلند فرماتا رہے۔ اور اللہ تعالیٰ ان کے بچوں کو بھی صبر اور حوصلہ عطا فرمائے۔ ان کے والدین کو بھی صبر عطا فرمائے۔

اطلاعات و اعلانات

نوٹ: اعلانات صدر/امیر صاحب حلقہ کی تصدیق کے ساتھ آنا ضروری ہیں۔

ولادت

مکرم نعیم احمد گوہر صاحب مربی سلسلہ گھسیٹ پورہ ضلع فیصل آباد تحریر کرتے ہیں۔

خاکسار کو اللہ تعالیٰ نے اپنے خاص فضل سے مورخہ 20/جنوری 2014ء کو شادی کے چھ سال بعد پہلی بیٹی سے نوازا ہے۔ حضرت خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے ازراہ شفقت نومولودہ کا نام مہ نور عطا فرماتے ہوئے وقف نو کی بابرکت تحریک میں شامل فرمایا ہے۔ نومولودہ مکرم ملک محمد سجاد اکبر صاحب حال مقیم یو کے کی نواسی اور مکرم محمد بشیر چوہان صاحب مرحوم کی پوتی اور حضرت میاں غلام رسول صاحب آف ترگڑی ضلع گوجرانوالہ رفیق حضرت مسیح موعود کی نسل سے ہے۔ احباب سے دعا کی درخواست ہے کہ اللہ تعالیٰ نومولودہ کو نیک سیرت، خادمہ دین اور والدین کیلئے قرۃ العین بنائے۔ آمین

ولادت

مکرمہ مسز زاہدہ امین صاحبہ دارالبرکات ربوہ تحریر کرتی ہیں۔

میرے بیٹے مکرم ہارون امین صاحب اور بہو مکرمہ ثوبیہ ہارون صاحبہ ٹیوسن امریکہ کو خدا تعالیٰ نے اپنے فضل و کرم سے 11 جنوری 2014ء کو دو بیٹوں کے بعد بیٹی عطا کی ہے۔ جس کا نام عائزہ امین تجویز ہوا ہے۔ نومولودہ مکرم چوہدری محمد امین صاحب ریٹائرڈ زونل چیف سٹیٹ لائف انشورنس کارپوریشن حال دارالبرکات ربوہ کی پوتی، مکرم محمد اکرم کاشمیری صاحب ٹیوسن امریکہ کی نواسی اور والدین کی طرف سے مکرم چوہدری عبدالرحمٰن صاحب کشمیری مرحوم کی نسل سے ہے۔ احباب سے درخواست دعا ہے کہ اللہ تعالیٰ نومولودہ کو ہر لحاظ سے خیر و برکت کا موجب، صحت و تندرستی والی لمبی زندگی والی، نیک، صالحہ، خادمہ دین اور والدین کیلئے قرۃ العین بنائے۔ آمین

سانحہ ارتحال

مکرم عامر سلیم صاحب کارکن ناصر ہوسٹل جامعہ احمدیہ سینئر سیکشن ربوہ تحریر کرتے ہیں۔

خاکسار کے خالو مکرم افضال محمود صاحب ساکن تخت ہزارہ حال مقیم دارالنصر ربوہ لمبا عرصہ دل، شوگر اور گردوں کے مختلف امراض میں مبتلا رہنے کے بعد 17 جنوری 2014ء کو طاہر ہارٹ انسٹیٹیوٹ ربوہ میں بقضائے الٰہی اپنے خالق حقیقی سے جاملے۔ وفات کے وقت مرحوم کی عمر 52 سال تھی۔ مرحوم مخلص ملنسار، نیک اور شریف النفس انسان تھے۔ نڈر اور بارعب شخصیت کے مالک تھے۔ اپنوں اور غیروں تمام کے ساتھ ہمدردی کا جذبہ رکھنے والے انسان تھے۔ مرحوم کی نماز جنازہ 18 جنوری کو بعد نماز عصر محلّہ دارالنصر غربی کی بیت الذکر میں مکرم منصور احمد صاحب مربی سلسلہ نے پڑھائی۔ قبرستان عام میں تدفین کے بعد محترم شمشاد احمد قیصر صاحب استاد جامعہ احمدیہ نے دعا کروائی۔ مرحوم مکرم نذیر احمد صاحب شہید ساکن تخت ہزارہ کے بڑے بیٹے، مکرم عارف محمود صاحب شہید کے بڑے بھائی اور محترم مولوی عبدالرحیم صاحب سابق امیر جماعت گھسیٹ پورہ کے داماد تھے۔ مرحوم نے اپنے پیچھے والدہ محترمہ، اہلیہ مکرمہ نسیم افضال صاحبہ کے علاوہ 2 بیٹے مکرم وقاص احمد صاحب چوہدری جرمنی، مکرم وقار احمد چوہدری صاحب دارالعلوم ربوہ، چار بیٹیاں مکرمہ رفعت ناز صاحبہ زوجہ مکرم بشارت احمد صاحب اسلام آباد، مکرمہ افعت ناز صاحبہ زوجہ مکرم رفاقت احمد صاحب آف اسلام آباد، مکرمہ فرح افضال صاحبہ ربوہ اور مکرمہ مریم افضال صاحبہ ربوہ یادگار چھوڑی ہیں۔ احباب سے درخواست دعا ہے کہ اللہ تعالیٰ مرحومہ کو جنت الفردوس میں اعلیٰ مقام عطا فرمائے، مغفرت کا سلوک کرے، درجات بلند کرے اور لواحقین کو صبر جمیل عطا فرمائے۔ آمین

تحقیق و تجربہ اور کامیابی کے 55 سال

تریاق اٹھراء: مرض اٹھراء کا مشہور عالم شافی علاج

نور نظر: نرینہ اولاد کیلئے کامیاب دوا

حب امید/حب قلب الحجر: معین حمل گولیاں

خورشید یونانی دواخانہ گولبازار ربوہ۔

خورشید 1958

فون: 047-6211538

فیکس: 047-6212382

14 سارے جہاں میں دھوم ہماری زباں کی ہے

اردو زبان اشعار کے آئینے میں

اردو مقام و رنگ و وراثت سے ہے بلند
اردو بقید مذہب و ارضِ وطن نہیں
اردو خلوص و مہر و محبت کا نام ہے
نفرت کے خار جس میں اُگیں وہ چمن نہیں

(محسن بھوپالی)

گیسوئے اردو ابھی منت پذیر شانہ ہے
شمع یہ سودائی دل سوزیٔ پروانہ ہے

(علامہ اقبال)

زلفِ اردو تو سنورنے کے بہانے مانگے
اور مشاطہ نئے طرز کے شانے مانگے

(سلیم شاہجہانپوری)

کیا کہیئے اور اردو و سندھی کے باب میں
ارضِ وطن ہے جسم تو قلب و جگر ہیں یہ
تہذیب و آگہی کی امانت لئے ہوئے
انسانیت کی راہ پہ دو ہم سفر ہیں یہ

(محسن بھوپالی)

خود یہ منزل نہ تھی منزل کا نشاں تھی پہلے
آج جس شان کی اردو ہے کہاں تھی پہلے

(سلیم شاہجہانپوری)

(ترتیب: انور ندیم علوی)

خبریں
ملکی اخبارات میں سے

سمندر میں لائبریری سمندری جہاز Logos hope سمندر میں چلنے والی ایک لائبریری ہے۔ ایسی لائبریری جو کئی زبانوں اور کئی علوم کی مخزن ہے۔ لوگوس ہوپ بحراوقیانوس میں رواں دواں نو منزلہ جرمن ساختہ بحری جہاز ہے۔ کتب خانے کا مسکن بننے سے پہلے اس جہاز نے 37 سال عوام کی خدمت کی تھی۔ سمندر پر تیرنے والے کتب خانے کو بنانے کا ارادہ کرتے ہوئے اس جہاز کو پانی میں چلنے والی لائبریری میں تبدیل کر دیا گیا۔ 7 ہزار سے زائد انگریزی، عربی اور دیگر زبانیں وعلوم وفنون کی کتابیں اس میں موجود ہیں۔ یہ جہاز ایک ملک سے دوسرے ملک کتابیں لے کر پہنچتا ہے۔

اس جہاز کو 2009ء میں کتب خانے کی شکل دی گئی۔ اس میں دنیا کے 50 سے زائد ممالک کے تقریباً 400 کارکن خدمات انجام دے رہے ہیں۔ یہ کارکن دو سال کے لئے بلا معاوضہ اس جہاز پر کام کرتے ہیں۔ 12 ہزار پانچ سو انیس ٹن وزنی اور 235.5 میٹر طویل یہ جہاز دنیا کی پانی پر چلنے والی منفرد لائبریری ہے۔ اس جہاز میں 492 برتھ ہیں۔ یعنی اتنے افراد کو لے جانے کی سہولت ہے۔ کتابوں کے علاوہ اس کتابی میلے میں سیریز، ڈی وی ڈیز، مختلف اقسام کی پن، کنجیوں کے چھلے اور بہت سی یادگار چیزیں فروخت کے لئے دستیاب ہیں۔ یہ اپنی نوعیت کا منفرد عالمی کتابی میلہ ہے جو سال بھر سمندر کے راستہ ایک مقام سے دوسرے مقام تک رواں دواں رہتا ہے۔ (رسالہ حکایت اگست 2011ء)

گرفتاری سے بچنے کیلئے داڑھی منڈوانا جائز ہے، مصری علماء کا فتویٰ قاہرہ، اخوان المسلمون سے وابستہ عالم دین صفوت الحجازی کی گرفتاری کے وقت چہرے پر داڑھی موجود نہ ہونے کے واقعے سے یہ امکان ظاہر کیا گیا ہے کہ اخوان المسلمون کے بعض حامیوں نے عبوری حکومت کی جانب سے بارلیش افراد کی بڑی تعداد میں گرفتاریوں کے بعد گرفتاریوں سے بچنے کی خاطر داڑھیاں منڈوانے کا فتویٰ حاصل کر لیا ہے۔ اس بارے میں شائع ہونے والی میڈیا رپورٹس میں امکان ظاہر کیا گیا ہے کہ سیکیورٹی فورسز کے ہاتھوں گرفتار ہونے والے صفوت الحجازی نے مبینہ طور پر ڈاکٹر محمد عبدالمقصود کے فتوے پر عمل کر کے داڑھی منڈوائی ہے۔ ڈاکٹر عبدالمقصود نے پہلے سے ہی فتویٰ دے رکھا ہے کہ معزول صدر مرسی کے حامی مظاہرین کے لئے یہ جائز ہے کہ وہ فوج اور پولیس کی گرفتاریوں سے بچنے کیلئے اپنی داڑھیاں منڈوا سکتے ہیں۔ مسلمان مردوں کے لئے داڑھی کی غیر معمولی اہمیت کے قائل علماء اس طرح داڑھی منڈوانے کو قابل قبول قرار نہیں دیتے ہیں۔ اس حوالے سے مجلس علماء کے رکن شیخ ابو اسحاق الحوائینی نے اس اقدام کی مذمت کرتے ہوئے کہا ہے کہ ”داڑھی منڈوانا غلط ہے، ایسا کرنا نبی ﷺ کے بتائے ہوئے اصولوں کے خلاف ہے۔“ داڑھی کے حوالے سے اس بحث کا آغاز کچھ عرصہ قبل اس وقت ہوا تھا جب مصری پولیس کے بعض اہلکاروں کو لمبی داڑھیوں کے باعث معطّلی کا سامنا کرنا پڑا تھا۔ اس صورتحال کے پیش نظر مصر کے مفتی اعظم علی جمعہ نے فتویٰ دیا تھا کہ ”داڑھی بڑھانا اور داڑھی کٹوانا دونوں کا شریعت سے تعلق نہیں ہے۔“

(روزنامہ جنگ 24/اگست 2013ء)

قدرتی آفات کی پیشگوئی کرنے والا آلہ

روسی سائنسدانوں نے ایک ایسا انوکھا آلہ تیار کر لیا ہے جس کے ذریعے قدرتی آفات کی پیشگوئی کی جا سکتی ہے، اس آلے کی آزمائش کے دوران جاپانی صوبہ فوکوشیما میں آنے والے زلزلے سے بارہ گھنٹے پہلے اس کی پیشگوئی کی گئی تھی۔ روسی شہر ولادیمیر کی سٹیٹ یونیورسٹی کے سائنسدانوں کے بنائے گئے اس آلے کا نام فلکس میٹر رکھا گیا ہے، واضح رہے کہ ایسے آلات فضا کے برقی میدان میں وولٹیج ناپنے کے لئے استعمال کئے جاتے ہیں، اس آلے کا وزن ایک کلوگرام ہے۔ یہ آلہ ژالہ باری، زلزلے اور آتش فشاں کے پھٹنے سے پہلے آگاہ کر سکتا ہے۔ سائنسدان اس آلے کی مزید آزمائش مشرقی جزیرہ نما کا مچاتکا میں کر رہے ہیں۔ (روزنامہ دنیا 14 ستمبر 2013ء)

چپ رہنے والا سیاستدان مشہور عالم سائنسدان آئزک نیوٹن (1642ء تا 1727ء) برطانوی پارلیمنٹ کے رکن کی حیثیت سے دو مرتبہ منتخب ہوئے۔ اس عرصہ میں انہوں نے صرف ایک مرتبہ بات کرنے کے لئے منہ کھولا اور وہ بھی کوئی سیاسی بات نہ تھی بلکہ جس جگہ وہ بیٹھے تھے، وہاں گرمی بہت زیادہ تھی، انہوں نے کھڑکی کھولنے کے لئے کسی کو کہا تھا۔

(رسالہ حکایت اگست 2011ء)

ممالیہ جانوروں کے دماغ جمع کرنے والی امریکی یونیورسٹی امریکی ریاست مشی گن کی ایک یونیورسٹی اس حوالے سے منفرد ہے کہ اس میں ممالیہ جانوروں کے دماغ جمع کئے جاتے ہیں، اس یونیورسٹی میں اب تک 275 دماغوں کو محفوظ کر کے رکھا گیا ہے اور ان کی خاص انداز سے درجہ بندی بھی کی گئی ہے، ان دماغوں کی تفصیلات آن لائن بھی موجود ہیں جبکہ یونیورسٹی میں گزشتہ کئی سالوں سے سائنسدان ان پر تحقیق کر رہے ہیں۔

(روزنامہ دنیا 26/اگست 2013ء)

بقیہ از صفحہ 1

قائد تربیت نومبائعین: ڈاکٹر منصور احمد ساقی صاحب
قائد صحت جسمانی: انس احمد بٹ صاحب
آڈیٹر: منصور منان میاں صاحب
رکن خصوصی: مرزا عبدالرشید صاحب
رکن خصوصی: مرزا مجیب احمد صاحب
رکن خصوصی: چوہدری محمد ابراہیم صاحب
رکن خصوصی: ضیاء الحق قریشی صاحب
رکن خصوصی: عبدالباسط راجپوت صاحب
زعیم اعلیٰ لندن: خالد محمود صاحب
(چوہدری وسیم احمد صدر مجلس انصاراللہ برطانیہ)

ربوہ میں طلوع وغروب 28۔جنوری

طلوع فجر	5:40
طلوع آفتاب	7:02
زوال آفتاب	12:21
غروب آفتاب	5:41

ایم ٹی اے کے اہم پروگرام

28 جنوری 2014ء

1:30 am	راہ ہدیٰ
3:05 am	خطبہ جمعہ فرمودہ 4/اپریل 2008ء
3:55 am	تقاریر جلسہ سالانہ
6:30 am	حضور انور کا دورہ سیکنڈے نیویا
8:00 am	خطبہ جمعہ فرمودہ 4/اپریل 2008ء
9:45 am	لقاء مع العرب
12:00 pm	گلشن وقف نو
1:40 pm	سوال وجواب
4:00 pm	خطبہ جمعہ فرمودہ 24 جنوری 2014ء (سندھی ترجمہ)
11:30 pm	گلشن وقف نو

کمر درد کیپسول
کمر درد کی مفید دوا
NASIR ناصر
ناصر دواخانہ (رجسٹرڈ) گولبازار ربوہ
PH:047-6212434-6211434

چوہدری پراپرٹی ایڈوائزر
جائیداد کی خرید وفروخت کا با اعتماد ادارہ
گل مارکیٹ ساہیوال روڈ نزد جلسہ گاہ ربوہ
0300-8135217,0333-6706639
0333-8217034

البشیرز / اب اور بھی سٹائلش ڈیزائننگ کے ساتھ
پیچ
جیولرز اینڈ بوتیک
ریلوے روڈ گلی نمبر 1 ربوہ
پروپرائٹرز: ایم بشیر الحق اینڈ سنز، ربوہ 0300-4146148
فون شورم چنوٹ 049-4423173 - 047-6214510

FR-10

Study in Poland !
(Shengen State)
EXPERIENCE EUROPE IN POLAND – INVEST IN YOUR FUTURE
Final call for Admission for March & Sep. 2014!
Meet Ms Anna Śniegulska (Int. Officer from University of Euroregional Economy In Warsw Jōzefow) - Poland for Admission & Guidance.
Bachelor & Master Degrees in Business, HRM, Project Management, Hotel and Tourism Management
- Affordable Fee For European Degreefrom 2500 €
- IELTS notrequired
- Admission Eligibility: maximum 3 years education Gap
WWW.EN.WSGE.EDU.PL
3rd Feb. Monday –11:30am to 7:30pm at PC Hotel Board Room “F” - Lahore.
EC Education Concern®
www.educationconcern.com
info@educationconcern.com
Skype ID: counseling.educon
042-35162310 / 35177124 / 0331-4482511